بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمعیۃ علماء ہند

کا

مختصر تعارف

محمد اقبال قاسمی

مظفر نگر کے حالیہ فسادات میں سب سے پہلے آگے بڑھ کر جمعیۃ علماء راحت رسانی کے کام میں سرگھٹا عمل ہے۔صوبائی حکومت کی کوتاہی پر مولانا محمود اسعد مدنی نے سختی سے للکارا ہے اور برخاستگی کا مطالبہ کیا ہے۔

اپنی تنظیمی طاقت کو مضبوط کرنے کے لئے ہر دو سال میں ملک بھر میں مقامی شہری ضلعی وصوبائی سطح ابتدائی ممبر سازی کے بعد انتخابات کے ذریعہ عہدیداران کا انتخاب کراتی ہے۔ہیئۃ حاکمہ میں باوقار سنجیدہ اور دردمند علماء ارکان کی حیثیت سے شامل کئے جاتے ہیں، ہر بالغ مرد وعورت 2 روپئے کی رسید کٹوا کر جمعیۃ کا ابتدائی رکن بن سکتا ہے۔

الحمدللہ ملک بھر جمعیۃ کے سوا کروڑ ممبر ہیں اور یہی ایک محبّ وطن، صاف ذہن اور ترقی پسند باوقار مسلمانوں کی تنظیم ہے جو چپہ چپہ میں چھائی ہوئی ہے۔ملک کے تمام مسلمانوں کی قدیم اور نمائندہ جماعت ہے۔

شائع کردہ

جمعية علماء ٹمل ناڈو

دفتر کا پتہ؛6/1ایس پی کوئل اسٹریٹ،لین وڈپلنی۔چنئی 600026

JAMIATULAMA-I-TAMILNADU

6/1,sp koil st. vadapalani, chennai-600 026

Mobil;9486490640,9840278951

9443509178,9840078643

website:www.jamiatulamaihind.net

وجہ سے آج مسلمان ملک میں اپنے جائز دستوری حقوق اپنے دینی تشخص اور مذہبی کردار کے ساتھ ملک میں باعزت شہری کی حیثیت سے زندگی گذار رہا ہے اکثریتی طبقے میں فرقہ پرستی کے زہر اور حکومتی سطح پر مسلمانوں کے ساتھ مسلسل امتیازی برتاؤ کی وجہ سے مسلمان تعلیمی اقتصادی پسماندگی کا شکار ہے، اسی لئے سیکولر طاقتوں کو اکھٹا کرنے پڑھاوا دینے اور حق وانصاف کا نعرہ دینے کے لئے جمعیۃ نے تحریکیں چلائیں اور حکومت کو متوجہ کرنے کے لئے ملک وملت بچاؤ کے نام پر جیل بھرو تحریک چلائی، اپنے کئی اہم اور بنیادی مطالبات منوائے ہیں۔

گجرات زلزلے اور نسل کش فسادات میں ہزاروں عورتیں اور بچے بے گھر ہو گئے تو کچھ کے علاقے میں چودہ سے زیادہ چلڈرنس ولیج (children village) بچوں کے لئے قیام گاہیں اور اسکول بنائے اور بیواؤں کو بھی روزگار پر لگایا۔

2006ء میں جب تمل ناڈو کے ساحلی علاقے میں سنامی کی وجہ سے زبردست تباہی آئی تو فوری راحت رسانی کے لئے کیمپوں میں پہنچ کر ہر طرح کی امداد پہنچائی، ناگا پٹنم اور کوئے پکم میں زمین خرید کر دوسو کے قریب مکانات تعمیر کر کے بے سہارا اجڑے ہوئے خاندانوں کو بسایا۔

کشمیر میں پہاڑی علاقوں میں زلزلے سے بہت سارے مسلمان بے گھر ہو گئے تو جہاں حکومت نہیں پہنچ سکی تھی جمعیۃ نے پہنچ کر سردی اور برف باری سے بچانے کے لئے 140 مکانات بنائے اور ان کو سہارا دیا۔

آسام میں نسلی ولسانی تعصب کو ہوا دے کر جب مسلمانوں کے 70 گاؤں کو جلا دئے گئے اور انہیں بھگا دیا، بے گھر اور بے روزگار کر دیا تو بہت بڑے پیمانے پر جمعیۃ نے کیمپوں میں پناہ گزیں بے سہارا لوگوں کی ہر طرح سے مدد کی اور زمین خرید کر دوبارہ انہیں بسایا۔اپنے صرفے سے 500 مکانات تعمیر کئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نومبر 1919ء میں جمعیۃ علماء ہند کا قیام عمل میں آیا، 1857ء کی پہلی جنگ آزادی جسے انگریز نے غدر کا نام دیا، اسے بغاوت قرار دے کر انگریز نے سختی سے کچل دیا اور جبر واستبداد کے ذریعہ پورے ہندوستان پر اپنی حکومت مسلط کردی۔

1916ء میں برطانوی اقتدار کے خلاف آخری مسلح کوشش جسے حضرت شیخ الہندؒ کی ریشمی رومال تحریک کے نام سے جانا جاتا ہے۔وہ بھی ناکام ہوگئی،آپ کو اپنے رفقاء کے ساتھ گرفتار کرلیا گیا،انگریز کی سازشوں کی وجہ سے ترکی کی سلطنت عثمانیہ کا زوال ہوگیا اور اتاترک کمال پاشا کی لادینی حکومت مسلط کردی گئی۔ان حالات میں شہر امرتسر میں خلافت کمیٹی کا اجلاس بلایا گیا تھا۔اس میں شریک علماء نے محسوس کیا کہ ملت اسلامیہ کی رہنمائی کے لئے علماء کی قیادت میں ایک تنظیم کا قیام ضروری ہے۔چنانچہ مفتی کفایت اللہ صاحب شاہجہانپوری کی صدارت میں جمعیۃ علماء ہند کا قیام عمل میں آیا اور حضرت شیخ الہند محمود الحسنؒ اس کے پہلے صدر قرار پائے۔

جزیرۂ مالٹا کے قید خانے میں تین سالہ اسیری کے دوران حضرت شیخ الہندؒ نے ہندوستان کے حالات پر خوب غور کیا۔عمر شریف 80 سال سے بڑھ چکی تھی۔رہائی کے بعد 1919ء میں ہندوستان واپسی ہوئی تو تحریک خلافت اور انڈین نیشنل کانگریس نے انگریزوں کے خلاف ترک مولات اور غیر مسلح متحدہ جدوجہد کا خاکہ پیش کیا۔جامعہ ملیہ اسلامیہ کی تاسیس کے موقعہ پر اپنے صدارتی خطبے میں ترک موالات کے نکات کو واضح کیا۔

1920ء میں جمعیۃ علماء نے اسی تجویز کو 474 علماء کے دستخط کے فتوے کی شکل میں

شائع کیا جو تمام بڑے شہروں میں بڑے بڑے مجمعوں میں پڑھا گیا اور اسے سول نافرمانی قرار دے کر چوٹی کے علماء کو انگریز نے گرفتار کر کے جیلوں میں ڈال دیا، اسی فتوی نے پورے ملک میں آزادی کی روح پھونک دی۔ترک موالات سے لیکر مکمل آزادی کا نعرہ 1926ء میں جمعیۃ علماء ہی نے دیا جسے انڈین نیشنل کانگریس نے 1931ء بطور قرارداد منظور کیا۔اس طرح جمعیۃ علماء ہی نے ملک کی آزادی کو صحیح رخ دیا۔اور کانگریس کے دوش بدوش آزادی کی جنگ میں حصہ لیا۔

مہاتما گاندھی کو تحریک آزادی کا رہنما بنانے کی تجویز حضرت شیخ الہندؒ نے ہی پیش کی تھی اور جمعیۃ علماء کے فنڈ سے ملک میں ان کے دورے کرائے گئے۔انگریز نے مذہب کے نام پر لڑانے کی کوشش کی تو جمعیۃ نے متحدہ قومیت کا نظریہ پیش کیا۔اقلیتی واکثریتی فرقہ پرستی کے خلاف داخلی محاذ پر بھی جمعیۃ علماء کو بڑی جدوجہد کرنی پڑی۔اسی لئے جمعیۃ نے تقسیم ملک کی سخت مخالفت کی۔

1947ء میں جب ملک آزاد ہوا تو ساتھ ہی ملک کی تقسیم عمل میں آئی۔جب یہاں جمہوری طرز پر حکومت بنائی گئی تو جمعیۃ علماء نے پارلیمانی انتخاب کی سیاست سے علیحدگی کا اعلان کیا اور جمعیۃ علماء ہند کے نام سے ملت اسلامیہ کی معاشی، تعلیمی ترقی، دینی اصلاح، اور تعمیری پروگرام کو اپنے دستور میں شامل کیا۔ملک کے مختلف شہروں میں مسلم فنڈ، محاکم شرعیہ قائم کئے۔دینی تعلیمی بورڈ اور ادارۂ مباحث فقہیہ قائم کئے۔ملک گیر پیمانہ پر اصلاح معاشرہ تحریک چلائی۔

سب سے اہم مسئلہ شمالی صوبوں میں اجڑے ہوئے اور سرحد پار سے لٹے پٹے مہاجر مسلمانوں کی بازآبادکاری کا تھا، دنگا بازیوں اور فسادیوں کے جنون کا مقابلہ اور خوف وہراس میں مبتلا مایوس مسلمانوں کی ڈھارس بندھانا جمعیۃ کا اولین فریضہ تھا، مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمٰن صاحبؒ اور شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی نے انتہائی جرأتمندی

کے ساتھ اپنی اور ساتھیوں کی جان کو خطرے میں ڈال کر میدان میں اتر کر کام کیا، آہستہ آہستہ حالات سنبھلے تو اوقاف کی بازیابی دینی وعصری تعلیم معاشی استحکام کے مسائل کھڑے ہوگئے۔

1937ء میں جمعیۃ علماء نے اپنی بھرپور کوشش سے شریعت بل منظور کرالیا جو مسلم پرسنل کے نام سے جانا جاتا ہے، آزادی کے بعد دستور ہند میں اقلیتی حقوق کو شامل کرنے کے لئے بڑی جدوجہد سے کامیابی حاصل کی۔مسلمانوں کی دینی تعلیم، عصری تعلیم کے سلسلے میں عام بیداری پیدا کرنے کے لئے بڑے بڑے کنونشن منعقد کئے۔

1956ء میں سورت کے اجلاس میں پہلی مرتبہ جمعیۃ نے ہی آبادی کے تناسب سے ریزرویشن کا مطالبہ رکھا تھا، لگاتار کوشش کی وجہ سے آج مسلمانوں کے حقوق کی لڑائی میں ایجنڈے کے سرفہرست مقام حاصل کر چکا ہے، تمام سیاسی پارٹیاں اور خود حکومت اس کی ضرورت کو محسوس کرنے لگی ہے، ملک میں ہندو قوم پرستوں کی شرارت سے پچھلے ساٹھ سالوں میں دس ہزار فسادات ہوئے ہیں مسلمانوں کا جانی مالی زبردست نقصان ہوا ہے، ہر جگہ سب سے پہلے پہنچ کر جمعیۃ نے راحت رسانی اور بازآبادکاری کے لئے اپنی ساری طاقت جھونک دی اور مسلمانوں کو جینے کا حوصلہ دیا، جب بھی مرکزی یا کسی صوبائی حکومت نے حق وانصاف سے ہٹ کر غلط پالیسی بنائی جس سے اقلیتوں کے حقوق پر زد پڑتی ہے اور ناانصافی کی گئی تو جمعیۃ حرکت میں آگئی اور حکومتوں کو للکارا ہے، دستور کی بحالی، اقلیتی حقوق، سیکولرزم اور انصاف کے عنوان پر بڑے بڑے اجتماعات بلائے اور صاف اور کھلا ذہن رکھنے والے چوٹی کے لیڈروں کو بولنے کی دعوت دے کر حکومت تک آواز پہنچائی، یہانتک کہ فرقہ پرست عناصر اکیلے اور کمزور پڑ گئے۔

آزادی کے بعد جمعیۃ کی بیدار مغزی، بروقت موثر عملی اقدامات اور جہد مسلسل کی